محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

بیاد
حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ
مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ
حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

نگران اعلیٰ: حافظ رضاءاللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

شمارہ نمبر 06

ذی الحجہ 1435ھ اکتوبر 2014ء

- قربانی کے مسائل
- سیلاب عذاب یا آزمائش۔۔۔؟
- ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا
- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف
- قربانی کی کھالوں کے مصارف کی تفصیل
- استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمہ اللہ

ناشر محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 1

سرپرست

شیخ الحدیث عبداللطیف صاحب حفظہ اللہ

(بہاولپور)

نگران اعلیٰ

حضرت جناب حافظ رضاء اللہ رؤف

(گوجرانوالہ)

شمارہ نمبر 6

ذی الحجہ 1435ھ

اکتوبر 2014ء

چیف ایگزیکٹو

میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر

مجیب الرحمن سیاف

سب ایڈیٹر

عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر

توقیر احمد گل

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر

زاہد محمود نیزائی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)

مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)

مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)

حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)

مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)

مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)

مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)

مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)

مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)

مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)

مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر

جالندھر کالونی وہاڑی روڈ

حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ ..... 20 روپے

سالانہ ..... 240 روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:

Hasalpuri@gmail.com

Muhammadia.irc@gmail.com

مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:

Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن مینیجر

زبیرالرحمن حاصلپوری

0313-2501221

062-2442916

نوٹ

مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن مینیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

نمائندہ حاصل پور

محمد عمران حاصل پوری

0321-7592205

0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	سیلاب عذاب یا آزمائش۔؟	محمد عظیم حاصل پوری	3
درس حدیث	فضائل ابراہیم علیہ السلام	عبدالشکور فائق	6
فقہ وفتاویٰ	قربانی کے مسائل	الشیخ عبداللطیف	9
الترغیب والترھیب	ہے زندگی کا مقصد اور کے کام آنا	مجیب الرحمٰن سیاف	13
مسائل	قربانی کی کھالوں کے مصارف	محمد عظیم حاصل پوری	17
سیروسوانح	حافظ عبدالمنان وزیرآبادی رحمہ اللہ	اسامہ اشرف	20
التاریخ	سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف	ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری	24
السیر	اکتوبر 665ء رحلت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	میاں شہباز شاکر	31

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیرآباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفرآباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 | میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 03369752963 0302-6256749

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درس قرآن

سیلاب عذاب یا آزمائش۔؟

محمد عظیم حاصل پوری

﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ، فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَ هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ﴾[السبا: ۱۵ ـ ۱۶ ـ ۱۷]

''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی) کی نشانی تھی، ان کے دائیں بائیں دو باغ تھے، ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ اپنے ربّ کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور بخشنے والا ربّ ہے، لیکن انھوں نے روگردانی کی، تو ہم نے ان پر زور کے سیلاب کا پانی بھیج دیا، اور ہم نے ان کے بھرے بھرے باغوں کے بدلے دو ایسے باغ دیے جو بدمزہ میووں والے تھے، کچھ بیری کے درختوں والے تھے، ہم نے ان کی ناشکری کا یہ بدلہ انہیں دیا، ہم ایسی سخت سزا بڑے بڑے ناشکروں کو دیتے ہیں۔''

اہل پاکستان ایک بار پھر 2014ء میں سیلاب کی زد میں آ گئے' جس سے 2 کروڑ سے زائد لوگ متاثر ہوئے' ہزاروں مویشی اس میں زندہ درگور ہو گئے' کئی ملین ایکڑ فصلوں پر مشتمل رقبہ گمنام ہو چکا' ہر روز اک نیا شہر اک نیا گاؤں زیر آب نظر آتا ہے۔ یہ کیا ہے اللہ کی آزمائش یا اللہ کا عذاب.....؟

اللہ کسی قوم پر عذاب' پریشانی' دکھ یا غم ڈالتا ہے تو اس کی کئی وجوہات ہوتیں ہیں۔

ا۔ گناہوں کی سزا یعنی عذاب..... جب کوئی قوم اللہ کی نافرمان ہوتی ہے تو اللہ انہیں سزا کا

کچھ حصہ دنیا میں اور باقی حصہ آخرت میں دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں میں بہت سی امتوں کو اللہ اور رسول کی نافرمانی کے سبب عذاب سے دو چار کر دیا۔ جیسے قوم نوح' عاد' ثمود .....! جیسے اللہ نے ایک مثال دی' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾ [النحل : ١١٢]

''اللہ تعالیٰ ایسی بستی کی مثال بیان فرماتا ہے، جو پورے امن واطمینان سے تھی، اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔''

۲۔ گناہوں کا کفارہ..... جب بندے کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں تو اللہ ان کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے دکھ' پریشانی دیتا ہے۔ جیسے مومن کو تکلیف اور بخار۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ))

''مومن مرد اور مومنہ عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں (جن سے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور) یہاں تک کہ جب وہ اللہ کو ملتے ہیں (ان کو موت آتی ہے) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

سنن ترمذی، الذهد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء (۲۳۹۹) حسن

آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

''بخار کو برا مت کہو کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اسی طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کو صاف کر دیتی ہے۔'' مسلم، البر والصلة، باب ثواب.....(٦٥٧٠)

۳۔ایمان کی آزمائش..... جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اپنے اور پرائے لوگوں کی طرف سے پریشانیاں آنا۔ بلال کو دھکتے کوئلوں پر لیٹایا گیا۔ سمیہ کو دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا.....!

۴۔بلندی درجات..... جیسے انبیاء علیہم السلام کو راہ خدا میں مشکلات کا آنا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

کہ لوگوں میں کون شخص زیادہ آزماش میں مبتلا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ))

''انبیاء'' پھر وہ لوگ جو انبیاء سے بہت زیادہ مشابہ ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے بہت زیادہ قریب ہوں۔'' ترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء(۲۳۹۸) حسن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ہاتھ پھیر کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور پھر فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

''جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔''

بخاری، المرض، باب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل(٥٦٤٨)

آیئے.....! اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں اور اللہ تعالیٰ سے اپنا رشتہ مضبوط کریں تاکہ اللہ ہمیں عذابوں اور آزمائش سے محفوظ فرمائے۔ آمین

درس حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل ابراہیم علیہ السلام

عبدالشکور فائق (مدیر جامعہ تعلیم الاسلام کھچی والا)

نبی ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ نِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا))

''بے شک اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح اللہ تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا''

صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ، باب النھی عن بناء المساجد.....(۲۳)(۵۳۲)

اس حدیث میں ابراہیم علیہ السلام کی ایک فضلیت بیان کی گئی ہے اسی معنی کی ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر میں اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہے''

صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا (۳٦٥٦) (٤٦٧)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اتَّخَذَاللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا﴾ . (النساء:۱۲۵)

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔''

نیز صحیح بخاری میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ تم ننگے جسم، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے قیامت کے دن اکھٹے کیے جاؤ گے جیسا کہ پہلی مرتبہ تمہاری پیدائش ہوئی تھی۔''

اور پھر فرمایا:

«إِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ» .

''یقیناً سب سے پہلے ابراہیم کو قیامت کے دن لباس پہنایا جائے گا۔''

صحيح البخاری، الرقاق: ٦٥٢٦)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور انہیں سرخ یمنی لباس پہنایا جائے گا اور وہ اللہ کے عرش کے دائیں جانب ہوں گے اسی طرح پھر نبی ﷺ کو حبری سرخ عمدہ لباس پہنایا جائے گا اور آپؐ بھی اللہ کے عرش کے دائیں جانب ہوں گے'' (یہ یاد رہے کہ اللہ کی دونوں جانبیں دائیں ہی ہیں)

ابن ابی شیبہ فی المصنف (١٤/ ١١٧)، احمد فی الزھد ص٧٩، ابو یعلیٰ فی مسند (٣٨/ ٢)، البیھقی فی الاسماء والصفات ص٥٠١، شیخ البانیؒ کے نزدیک حسن ہے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ . (مریم :٤١)

''اور ذکر کرو کتاب (قرآن مجید میں) ابراہیم کا یقیناً وہ صدیق (سچے) نبی تھے۔''

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ . (التوبہ:١١٤)

''بے شک ابراہیم یقیناً بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے، بردبار تھے۔''

﴿ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴾ . (ھود: ٧٥)

''بے شک ابراہیم یقیناً بردبار، بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِذِابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ﴾ . (البقرۃ:١٢٤)

''اور جب ابراہیم علیہ السلام کے رب نے ان کی چند چیزوں میں آزمائش کی تو انھوں نے اس کو

پورا کر دیا۔''

ابراہیم علیہ السلام پر جب بھی کوئی آزمائش آئی تو اللہ کے پیغمبر نے اس کو صابر و شاکر ہو کر پورا کیا جیسا کہ خود اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ﴾ . (النجم:٣٧)

''اور ابراہیم کی (خبر نہیں پہنچی) جنھوں نے (حق اطاعت و رسالت) پورا کر دیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَانَ أَوَّلُ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ عَلَىٰ رَأْسِ ثَمَانِينَ سَنَةً))

''ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی ریت کو جاری کیا نیز ابراہیم علیہ السلام نے ہی سب سے پہلے اپنا ختنہ کیا جبکہ آپ کی عمر اس وقت تقریباً اسی (٨٠) سال تھی''۔

ابن عساكر في تاريخه ٢/ ١٦٧)، بخاري ، الانبياء (٣٣٥٦)، مسلم (٢٣٧٠)، احمد (٢/ ٣٢٢)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُّومِ .))

''ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا جب ان کی عمر اسی سال تھی''

صحيح البخاري ، الاستئذان ، باب الختان بعد الكبر (٣٣٥٦)

سب سے پہلے ثرید بنانے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں (الاوائل للسیوطی ص ٣٥)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثرید بہت زیادہ پسند کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمام کھانوں پر فضیلت ثرید کو ہے ثرید شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو کہتے ہیں جس میں خشک گوشت کے ٹکڑے ملے ہوئے ہوں سب سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے:

''سب سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں''

(الاوائل للسیوطی ص ٣٥)

فقہ وفتاویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أحکام ومسائل

الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ بہاولپور)

سوال: کون کون سے جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے اور کون کون سے عیب قربانی میں مانع ہے۔؟

جواب: قربانی ایک عبادت ہے اور عبادت کی قبولیت کے لیے جہاں عقیدہ واخلاص شرط ہے وہاں اس عبادت کا منہج نبوی کے مطابق ہونا بھی لازمی وضروری ہے اور قربانی کے جانور میں جو مسنون صفات ہیں کہ وہ موٹا تازہ، بے عیب ہو، کان اچھے اور پورے ہوں کٹے نہ ہوں۔ آنکھیں صحیح چال ڈھال اچھی اور تندرست ہو۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ:

((أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ))

''ہم (جانور) کی آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھیں''

سنن أبی داود، الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا (٢٨٠٤)

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم جانوروں کی آنکھیں اور کان اچھی طرح غور سے دیکھیں اور ہم ایسا جانور ذبح نہ کریں جسکا کان اوپر یا نیچے سے کٹا ہو اور جس کے کان لمبائی میں چیرے ہوئے ہوں یا جس کے کان میں گول سوراخ ہوں۔

اسی طرح حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کس جانور کی قربانی کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: ہم قسم کے جانور کی قربانی منع ہے۔

((الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي))

۱۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

۲۔کانا جانور جس کا کانا پن واضح ہو۔

۳۔بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔

۴۔کمزور ولاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(ترمذی:۱۴۹۷، نسائی :۴۳۷۵، ابن ماجه :۳۱۴۴، موطا:۲/ ۳۱)

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((نَهَى رَسُولُ اللّٰه ﷺ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ))

''رسول اللہ ﷺ نے کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔''

الترمذی، الأضاحی ،باب فی الضحیة بعضباء القرن والأذن(۱۵۰۴)

وہ جانور جس کا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

ارواء الغلیل(٤/ ٣٦١)

ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے جانور کو ذبح کرنے تک ان عیوب سے پاک ہونا چاہیے اور جانور خریدنے کے بعد عیب دار ہو گیا تب بھی اسکی قربانی جائز نہیں حتی کہ جانور کو ذبح کرتے وقت کوئی عیب لاحق ہو گیا تو اسکو تبدیل کرنا چاہیے کیونکہ اب قربانی کے قابل نہیں رہا۔

سوال: کھیرے جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟ نیز ایک سالہ بکری کا بچہ قربانی کرنا جائز کیوں نہیں۔؟

جواب: قربانی کے جانور کے لیے شریعت نے دو دانتا ہونے کو ضروری قرار دیا ہے دو دانتا میں عمر کی قید لگانا درست نہیں مختلف جانوروں میں مختلف صفات کی وجہ سے عمر میں کمی بیشی ہو سکتی ہے لہذا دو دانتا ہونا لازمی ہے اگر دو دانتا تنگی و مجبوری کی وجہ سے نہ ملے تو ایک سالہ دنبہ یا چھترا جو کھیرا ہو ذبح کیا جا سکتا ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ))

''تم صرف اور صرف مُسِنَّة ہی ذبح کرو لیکن اگر تمھیں دشواری پیش آئے تو ضان (بھیڑ،

چھترا، دنبہ) جَذَعَة (ایک سالہ) ذبح کرلو۔''

صحيح مسلم ، الأضاحى ، باب سن الأضحية(١٩٦٣)

تنگی ومجبوری کے دو معنی ہیں۔

ا۔ دو دانتا مارکیٹ میں، علاقہ میں میسر نہ ہو۔

۲۔ دو دانتا میسر اور عام ہو مگر مہنگا ہونے کی وجہ سے آدمی خرید نہ سکے۔

مندرجہ بالا دو صورتوں میں کھیرا دنبہ، چھترا ذبح کیا جاسکتا ہے، مگر بکری کے بچے کے حوالے سے دو روایات پیش کی جاتی ہیں۔ ان کی تفصیل یوں ہے۔

حضرت کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ہم سفر میں تھے کہ قربانی والی عید کا وقت آ گیا ہم میں سے ہر کوئی دو یا تین کھیرے جانوروں کے بدلے دو دانتا خریدنے لگا مزینہ قبیلے کے ایک آدمی نے ہم سے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے یہ دن آ گیا تو ہر شخص دو یا تین کھیرے جانوروں کے بدلے دو دانتا طلب کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ان الجذع يوفّى مما يوفى منه الثنى﴾

''بلاشبہ کھیرا اس کام پورا اترتا ہے جس کام پر دو دانتا پورا اترتا ہے''

(نسائى ، الضحايا ، ٤٣٨٣ ، مسند احمد :٥/ ٣٦٨) ، ابن ماجه :٣١٤٠ ، طبرانى :٢٠/ ٧٦٤٩ ، مستدرك حاكم :٤/ ٢٢٦ ، بهيقى :٩/ ٢٧٠)

اس روایت کے عموم سے پتا چلتا ہے کہ بھیڑ وغیرہ کا کھیرا دو دانتا کی جگہ پر کفایت کرتا ہے مگر دوسری روایات کو جمع کیے بغیر اس کا معنی درست نہیں ہوسکتا' اس روایت میں اجازت کی وجہ یوں بتلائی گئی ہے

﴿فَعَزَّتِ الْغنم فامر منا ديا فنادى ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كا ن يقول ان الجذع يوفى مما يوفى منه الثنى﴾

بکریاں کم پڑ گئی تو مجاشع جو کہ بنو سلیم سے انہوں نے ایک منادی کرنے والے کو حکم دیا اس نے منادی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھیرا اس کام پر پورا اترتا ہے جس کام پر دو دانتا کام آتا ہے۔'' ابو داؤد ، الضحايا ، باب مايجوز فى الضحايا ـــــ :٢٧٩٤۔

اس روایت سے وضاحت ہوگئی کہ جب بکریاں کم پڑ جائیں اور ملنا مشکل ہو جائیں تو بھیڑ وغیرہ کا کھیرا بھی قربان کیا جا سکتا ہے اور یہی معنی بہت روایت میں موجود ہے کہ جب دو دانتا نہ ملے تو پھر بھیڑ وغیرہ کا کھیرا جانور قربانی جائز ہے۔

اسی طرح جن روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ بھیڑ کا کھیرا قربانی کے لیے جائز ہے وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔صحیح بھی ہوں تو اسکا معنی یہ ہے کہ جب دو دانتا نہ مل سکے۔

عقبہ بن عامیر رضی اللہ عنہ کی روایت جو کہ متفق علیہ روایت ہے اس میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ایک سال کی بکری کا بچہ قربانی کے لیے ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے اس کی دلیل بیہقی کی ایک روایت ہے۔

﴿ضح بّها انت ولا ارخصه لأحد فيها بعد﴾

تو اسے قربان کردے، میں اس کے بعد اسکی کسی کو رخصت نہیں دیتا۔

(السنن الكبرى :٩/ ٢٧٠)

یہ الفاظ دلیل ہیں کہ ایک سال کی بکری قربانی کے طور پر ذبح کرنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے جیسا کہ ایک دفعہ آپ نے ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کو بھی اسکی رخصت دی تھی۔سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''ہم اس دن نماز پڑھنے سے ابتداء کرتے ہیں پھر واپس لوٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس نے اسی طرح کیا تو اس نے درست کیا اور جس نے نماز سے قبل ہی قربانی کا جانور ذبح کرلیا تو وہ قربانی نہیں ہے بلکہ عام گوشت ہے جو کہ اس نے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کیا ہے۔تو ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انھوں نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کا جانور ذبح کرلیا تھا۔کہنے لگے کہ میرے پاس (بکری کا) جذعہ ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ذبح کرلے اور تیرے بعد کسی سے یہ کفایت نہیں کرے گا۔''

صحيح البخارى ، الأضاحى ، باب سنة الأضحية (٥٥٤٥)

الترغیب والترھیب

ہے زندگی کا مقصد اور کے کام آنا

تحریر..... مجیب الرحمٰن سیاف

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا خلائق سے ہے جس کو رشتہ وِلا کا
یہی ہے عبادت یہی دین وایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے جیسا کہ سورت حجرات میں اللہ تعالیٰ نے اس کی صراحت فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ نے پھر مومنوں کی آپس کی مثال دی ہے کہ مسلمان کا دوسرے مسلمان سے رشتہ کیسا ہوتا ہے۔؟ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا معاملہ کرنے' ایک دوسرے سے محبت وتعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی ومعاونت کا سلوک کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن کا حال ہے کہ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو بدن کے باقی اعضاء بھی اس درد' بخار اور تکلیف کو محسوس کرتے ہیں۔''

[بخاری، الأدب، باب رحمة الناس والبهائم (٦٠١١) و مسلم (٦٥٨٦)]

نیز ایک روایت میں کچھ اس طرح ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک خدا' ایک رسول اور ایک دین کو ماننے کی وجہ سے سارے مسلمان ایک شخص کی مانند ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم بے چین ومضطرب ہو جاتا ہے اور اس کا سر دکھتا ہے تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کی تکلیف کو سارے مسلمانوں کو محسوس کرنا چاہیے۔'' مسلم، البر والصلة (٦٥٨٨)

اخوت اس کو کہتے ہیں چبے کانٹا جو کابل میں

تو ہندوستاں کا ہر پیرو جواں بے تاب ہو جائے

اور پھر اس رشتہ اخوت کا کیا تقاضا ہے۔؟ اخوت کے تقاضوں میں سے ہے کہ مسلمان ہر مسلمان کی مشکل میں مدد کرے اور مسلمان کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے جناب جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑ دے گا جہاں اسے مدد درکار ہوگی۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرے جہاں اس کی بے حرمتی اور بے عزتی کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں اسے مدد درکار ہوگی۔''

[سنن ابی داؤد(٨٤)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے ۔''

[صحیح بخاری ، المظالم (٢٤٤٢)ومسلم(٢٥٨٠)]

حضرت جریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک قوم آپ ﷺ کی خدمت میں آئی جو ننگے بدن تھی اور عبایا کمبل لپیٹے ہوئے تھی اور گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ ان پر فاقہ کا اثر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ ﷺ ان کے لیے کھانے کی تلاش میں گھر تشریف لے گئے اور جب گھر میں کچھ نہ ملا تو واپس تشریف لائے اور حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا، حضرت بلال نے آذان کہی اور تکبیر پڑھی اور جمعہ کی یا ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔'' پوری آیت تلاوت کی جس کا آخری حصہ یہ ہے۔ ''البتہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔'' اور پھر یہ آیت آپ ﷺ نے پڑھی جو سورۂ حشر میں ہے: (اے ایمان والو!) اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر آدمی دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے) پھر آپ ﷺ

سے فرمایا: خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے، اپنے درہم میں سے، اپنے کپڑے میں سے، اپنے گیہوں کے پیمانے میں سے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''خیرات کرو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

راوی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی دینار یا درہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے اس کا ہاتھ تھکنے کے قریب تھا بلکہ تھک گیا تھا۔ پھر لوگوں نے پے در پے چیزوں کا لانا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں نے دو تولے غلہ اور کپڑے کے (جمع شدہ) دیکھے پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس (خوشی کی وجہ سے) کندن کی طرح چمک رہا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

''جو آدمی اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رائج کرے تو اسے اس کا بھی ثواب ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس آدمی نے اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کیا تو اسے اس کا بھی گناہ ہوگا اور اس آدمی کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا۔ لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

صحيح مسلم، الكسوف(٦٩)(١٠١٧)

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو ذہن میں بھی رکھ لینا چاہئے' سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا ، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَاللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِوَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ

فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ اَخِیْهِ))

''جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی بڑی تکلیف دور فرما دے گا جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے گا۔''

[صحیح مسلم ، الدعوات ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن۔۔۔ ۔ (۲۶۹۹)]

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی ضرورتوں کو پورا فرماتے ہیں جو لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتا ہے اور انہیں اپنی طاقت کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ ذمہ داری خاص طور پر حکمرانوں کی ہے کہ وہ اپنی رعایا میں سے جو ضرورت مند ہیں ان کی ضرورتوں کو پورا کریں، بصورت دیگر نبی کریم ﷺ نے درج ذیل حدیث مبارکہ میں ایسے حکمرانوں کی مذمت بیان فرمائی ہے جو لوگوں کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے امور کا والی مقرر کر دیتا ہے اور وہ ان کی حاجات، ضروریات پوری کرنے اور مصائب دور کرنے میں ان کی مدد نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس (والی) کی حاجات، ضروریات اور مصائب میں مدد نہیں کرتا۔''

[سنن ابی داؤد (۲۹۴۸)]

آج پاکستان کے دو کروڑ سے زائد لوگ سیلاب سے متاثر ہماری مدد کے منتظر ہیں ایسی مشکل گھڑی میں ہمیں ان کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہئے۔ اور یہ ذمہ داری صرف کسی فلاحی ادارے یا حکومت ہی کی نہیں بلکہ ہر ایک کی ہے جسے ہمیں نبھانا ہے۔

مسائل

قربانی کی کھالوں کے مصارف

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَمَرَہُ أَنْ یَقُومَ عَلَی بُدْنِہِ وَأَنْ یَقْسِمَ بُدْنَہُ کُلَّھَا لُحُومَھَا وَجُلُودَھَا وَجِلَالَھَا وَلَا یُعْطِیَ فِی جِزَارَتِھَا شَیْئًا)) البخاری (۱۷۱۷)

''نبی کریم ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر (بطور نگران) کھڑا ہوں اور حکم دیا کہ ان کا گوشت اور کھالیں اور جُل مساکین میں صدقہ کردوں اور اس (گوشت، کھالوں اور جُل) میں سے کچھ بھی اس کی اجرت کے طور پر نہ دوں''

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کھالیں صدقہ ہیں اور صدقہ کے مصارف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (سورة التوبة: ٦٠)

''صدقات (زکوٰۃ، عشر، فطرانہ اور کھالیں) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔''

صدقات کے آٹھ مصارف.....۱۔فقراء:۲۔مساکین

فقراء ومساکین میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن کے مسائل زیادہ اور وسائل کم ہوں مثلاً محتاج یا کثیر

العیال تنگدست، اپاہج یا معذور یا دائمی مریض، زلزلہ وسیلاب سے متأثر یا کسی حادثہ کے شکار لوگ..... وغیرہ۔ علاوہ ازیں اس ضمن میں علوم دینیہ سے تعلق رکھنے والے طلباء وعلماء جو متعفف ذہن رکھتے ہوں بھی شامل ہیں جیسا کہ (سورۃ البقرہ:۲۷۳) اور صحیح بخاری (۴۵۳۹) میں وضاحت موجود ہے۔

یعنی کھالوں کے مستحق غرباء ومساکین ہیں، اسی لیے مدارسِ دینیہ کو دینا بھی جائز ہے، کیوں کہ وہاں زیرِ تعلیم طلباء کی اکثریت غرباء ومساکین کی ذیل میں آتی ہے۔

۳۔ عاملین.....سرکاری اہل کار یا جماعتی کارکن جو زکوٰۃ وصدقات کی وصولی پر مامور ہوں اگرچہ وہ خود غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۔ مؤلفة القلوب.....تالیف قلب (دل جوئی) کے لیے کسی کو کچھ دینا یعنی جو اسلام کی طرف مائل ہو اسے کچھ دینا تاکہ مکمل اسلام میں داخل ہو جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو ایک بکروں کا ریوڑ دے دیا تھا۔ صحیح مسلم (۲۳۱۲)

۵۔ گردن چھڑانا..... غلاموں وقیدیوں کو آزاد کروانے میں خرچ کرنا

۶۔ غارمین..... مقروض شخص یا کسی چٹی کا شکار آدمی کو بھی زکوٰۃ وغیرہ دی جاسکتی ہے

۷۔ فی سبیل اللہ.....اس مصرف میں وہ تمام افراد شامل ہیں جو دنیا میں غلبہ اسلام کے لیے کسی بھی طریقے سے جہاد وقتال کے عمل میں مصروف ہوں۔ وہ.....غنی بھی ہوں تب بھی ان پر مالِ زکوٰۃ صرف کرنا جائز ہے۔ اسی طرح سامانِ حرب وضرب خریدنے کے لیے قومی دفاعی فنڈ میں زکوٰۃ وعشر کا مال دینا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کے قتل کے سلسلہ میں فتنہ وفساد کو ختم کرنے کے لیے زکوٰۃ کے سو اونٹ خرچ کیے تھے۔ احکام القرآن لابن العربی (۲/ ۹۵۷)

یعنی کھالیں اسلامی محاذوں پر برسرِ پیکار مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھی دی جاسکتی ہیں۔

بعض ''فی سبیل اللہ'' سے عموم مراد لیتے ہیں کہ تمام وہ نیکی کے کام جن میں اللہ کی رضا ہو اس لفظ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ نیز حج کے لیے کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ ابو لاس رضی اللہ عنہ سے معلقاً منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سفرِ حج کے لیے زکوٰۃ سے اونٹ عطا فرمائے۔

صحیح بخاری، تعلیقا، الزکاۃ باب (۴۹)

۸۔ابن السبیل (مسافر).....اگر کوئی مسافر دوران سفر امداد کا مستحق ہو گیا ہو تو خواہ وہ اپنے گھر اور وطن میں صاحب حیثیت ہی کیوں نہ ہو زکوٰۃ کی رقم سے اس کی امداد کی جائے گی۔

ذبح چند کے مسائل

۱.....قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے۔ صحیح مسلم (۱۲۱۸)

۲..... مسلمان عورت اگر اچھی طرح ذبح کرنا جانتی ہے تو وہ بھی خود اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کر سکتی ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ: ''ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں خود ذبح کریں۔'' صحیح البخاری، الذبائح والصید (۵۵۰٤)، فتح الباری (۱۰/ ۱۹)

۳.....قربانی کا جانور قصاب وغیرہ سے ذبح کرواتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ذبح کرنے والا نماز کا پابند ہو۔ بے نمازی کا اور بے دین (کمیونسٹ) مشرک، بدعتی وغیرہ کا نہ حصہ ساتھ رکھیں اور نہ اس سے ذبح کرائیں۔

۴.....اگر قصاب سے قربانی کرائی جائے تو قصاب کو اجرت اس قربانی سے نہ دی جائے۔

صحیح البخاری (۱۷۱٦)

۵.....جانور قربانی کرنے سے پہلے چھری کو خوب اچھی طرح تیز کر لینا چاہیے تاکہ جانور آسانی سے ذبح ہو جائے اور اسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔ صحیح مسلم (۱۹۵۵)

نیز ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے نہ اس کے سامنے چھری کو تیز کیا جائے۔

٦.....جانور کو قبلہ رخ لٹائیں اور یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ))

صحیح البخاری (۵۵٦۵)۔ وصحیح مسلم (۱۹٦٦)

۷.....عام طور پر قصاب حضرات فوراً گردن کاٹ کر اور منکا توڑ کر جانور کا پورا خون نکلنے سے پہلے ہی اسے کاٹ دیتے ہیں، جس سے شرعی ذبیحہ کے مطابق جانور کے گوشت کو پاک کرنے کے حکم الٰہی کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ اس کا اثر، قربانی کی حلت وحرمت تک جا پہنچتا ہے۔

سیر و سوانح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاد پنجاب

حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ

تحریر.....اسامہ اشرف (وزیر آباد)

استاد پنجاب حافظ عبدالمنان رحمہ اللہ ۱۲۶۷ھ بمطابق ۱۸۵۱ء بمقام موضع کرولی سیداں تحصیل پنڈ دادن ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا نام ملک شرف الدین بن نور فان تھا۔ یہ قوم کے اعوان تھے۔ یہ قوم غزنی سے آکر پنجاب میں آباد ہوئی تھی۔ والدین نے آپ کا نام اشرف خان رکھا لیکن بعض بڑوں نے عبدالمنان تجویز کیا۔ چنانچہ آپ کا نام عبدالمنان مشہور ہوگیا اور بڑے ہوکر آپ نے بھی اسی نام کو پسند کیا۔

بچپن ہی میں آپ کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کی عمر تقریباً ۹ برس تھی کہ آنکھوں کی شدید تکلیف ہوگئی۔ آخر کار مرض نزول الباء کی وجہ سے بصارت جاتی رہی۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی عمر بارہ سال ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ جس کا آپ کو بہت صدمہ ہوا لیکن ان دونوں آزمائشوں کا آپ نے بڑے صبر اور بلند حوصلگی سے مقابلہ کیا۔

اس زمانہ میں تعلیم کی طرف رجحان کا فقدان تھا۔ یوں کہیے کہ خان لوگ اپنے بچوں کو پڑھانا عار سمجھتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں قرآن وسنت کی محبت پیدا کردی اور آپ کا سینہ علم دین کے لیے کھول دیا۔ جس کی بناء پر طبیعت علم کی طرف مائل ہوگئی۔ اور دل میں علم حاصل کرنے کا جوش ابھرا چنانچہ آپ نے علم حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم، قاعدہ، قرآن مجید اور معمولی فارسی کی تعلیم گاؤں کے عالم دین سے حاصل کی۔ آپ نے اس تعلیم پر اکتفانہ کیا اور علم کا والہانہ شوق لے کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے، اس شوق نے دریائے جہلم کے کنارے واقع خوبصورت گاؤں احمد آباد پہنچادیا۔ وہاں آپ نے مولانا قادر بخش سے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں صرف بہائی اور نحو میر پڑھیں۔ پھر بھلوال ضلع سرگودھا چلے گئے وہاں سید

فاضل شاہ سے کنز الدقائق اور قدوری پڑھی۔ بعدازاں آپ موضع بوریانوالہ ضلع جہلم مولانا برہان الدین عطاروی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے آپ نے مراح الارواح، شرح مائۃ عامل، کافیہ، شافیہ، شرح ملا جامی وغیرہ کتب اور منطق کے ابتدائی رسائل پڑھے۔

آپ کا دماغ بہت قوی تھا اور شوق غالب تھا جو پڑھتے تھے وہ فوراً یاد ہو جاتا تھا۔ جو کتب آپ نے پڑھیں ان میں کچھ کتب بڑی تھیں مگر آپ میں اور بڑی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ شوق رکتا نہ تھا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا تھا علم صرف ونحو میں آپ نے تکمیل سحر لی تھی اس وقت ان علوم میں شاید ہی کوئی آپ سے بڑھ کر عالم ہوگا۔

آپ مزید بڑی کتب پڑھنے کے لیے گاؤں اچکی شیخ جی، ضلع بنوں تشریف لے گئے۔ وہاں مولوی گل احمد صاحب کا بہت چرچا تھا۔ ان سے آپ نے علم معانی وفرائض اور فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اور باقاعدہ سند حاصل کی۔ اب آپ کے دل میں تفسیر وحدیث کا شوق مچلنے لگا۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں صرف عالم بے بدل حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ درس حدیث دیا کرتے تھے۔ آپ نے وہاں پہنچ کر مشکوۃ المصابیح کا سماع کیا۔ سماع حدیث کے بعد اپنے گاؤں سے ہو کر کچھ دیر کے لیے مولوی گل احمد صاحب کے پاس چلے گئے اور ان سے بھی کچھ اسباق لیے۔

دیگر علوم میں آپ قریب قریب فارغ التحصیل ہو چکے تھے مگر علم حدیث میں اور اس سے متعلقہ علوم میں رسوخ حاصل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ بنوں سے روانہ ہونے کے بعد آپ کالا باغ کی ایک آبادی جو دریائے اٹک کے کنارے تھی کچھ دیر قیام کرنے کے بعد سندھ کی طرف رخ کیا۔ سندھ پہنچ کر آپ پیر محفوظ اللہ صاحب کے پاس اقامت پذیر ہوئے۔ ایک دن پیر صاحب کے فرزند ارجمند کے استاد صاحب سے جو کہ اس وقت ان کو کافیہ پڑھایا کرتے تھے۔ اثنائے تقریر غلطی سرزد ہوئی آپ نے فوراً ان کو غلطی سے متنبہ کیا اور ساتھ ہی ایک سوال بھی کر دیا۔ گو استاد صاحب لائق تھے مگر ایسے آڑے آئے کہ ان سے جواب نہ بن سکا۔ اس پر پیر صاحب کی نظر میں آپ کی فضیلت اور بھی جچنے لگی کہ پندرہ سالہ نابینا لڑکا کتنا عالم اور کتنا پڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ پیر صاحب نے آپ کو اپنے بیٹے کا استاد مقرر کر دیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا اور سفر حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ حج سے واپس پر آپ نے بہت سے علماء مولانا محدث سہارنپوری، مولوی عبدالشکور شاگرد رشید مولوی عبدالعزیز محدث دہلوی، قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی، مولوی بشارت اللہ صاحب کابلی، مولوی ہدایت اللہ مدراسی، مولانا عبدالحق بنارسی تلمیذ رشید امام شوکانی، مولانا نواب صدیق حسن خان اور مولوی بشیر الدین صاحب سے ملاقات کرتے ہوئے آخر کار دہلی پہنچ گئے۔ وہاں آپ نے سید نذیر حسین محدث دہلوی سے ایک سال اور چند ماہ میں پوری صحاح ستہ کی تکمیل کی۔ بالآخر آپ ۱۲۹۱ھ میں شیخ الکل سید نذیر حسین سے تفسیر جلالین، ہدایہ اور کامل صحاح کی سند لی اور مولوی عبدالحق تلمیذ رشید امام شوکانی سے درس حدیث کی اجازت لے کر پنجاب کی طرف چل نکلے۔ پہلے آپ انبالہ پہنچے پھر اپنے آبائی گاؤں کرولی سے ہو کر لاہور اور پھر امرتسر پہنچے۔

کچھ دیر امرتسر رہنے کے بعد آپ وزیر آباد تشریف لے آئے اور محلّہ شیخاں کی ایک مسجد میں درس شروع کیا۔ اس وقت آپ کی عمر قریباً ۲۴ برس تھی۔ جب آپ نے وزیر آباد میں شرک و بدعت، جہالت اور تقلید جمود کے مرکز میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلانی شروع کی تو سارا شہر آپ کے مخالف ہو گیا اور آپ کو بہت سی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مختصر یہ کہ چند ہی دنوں میں شہر میں کہرام مچ گیا۔ آپ پر پتھر پھینکے گئے۔ وہابی وہابی کہا گیا۔ کنوؤں سے پانی بند کر دیا گیا مگر آپ نے استقامت کا دامن نہ چھوڑا اور اپنی خوش باشی، مستقل مزاجی اور نرمی کے حربہ سے مخالفین کے قلوب پر فتح پائی اور ایسی فتح پائی کہ جو آپ کی جان کے دشمن تھے وہ آپ کے وجود کو باعث افتخار سمجھنے لگے۔

چند دنوں بعد آپ کو موتی بازار پرانی سرائے کے متصل ایک وسیع جامعہ مسجد منانیہ اہلحدیث بنا کر دی گئی جس میں آپ نے ایک مدرسہ بھی جاری کر دیا۔ جس کا نام مدرسہ دارالحدیث تجویز ہوا۔ جب آپ نے یہاں درس حدیث شروع کیا تو آپ کا چرچا ملک بھر میں ہونے لگا اور پنجاب اور ہند کے علاوہ بلخ، بخارا، نجد، یمن، دمشق اور شام سے لوگ آپ کو فن حدیث کا ایک کامل اور مسلم استاد جان کر آتے اور علم حدیث حاصل کر کے واپس جاتے۔

آخر کار سہ شنبہ ۱۶ رمضان ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۸ جولائی ۱۹۱۶ء بعد نماز عصر جبکہ آفتاب عالم غروب

ہونے کو تھا یہ آفتاب علم بھی ۶۷ برس کی عمر میں غروب ہو گیا۔

اللھم اغفرله وارفع درجته یا رب العالمین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کو پھر وہی ترقی و رونق عطا کرے جو آج سے قریباً ۱۵۰ سال قبل حافظ صاحب کے دور میں تھی۔ اور قیامت تک اس مسجد کو آباد رکھے اور حافظ صاحب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

حافظ عندالمنان نورپوری رحمہ اللہ کا احترام اساتذہ

''اپنے اساتذہ کا احترام تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کسی استاذ کے بارے میں کوئی تبصرہ سننا گوارہ نہ کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ بھی آپ پر خوش تھے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے کبھی سرزنش کی نوبت پیش نہ آتی۔ استاد کے احترام کی وجہ سے ڈانٹ ڈپٹ برداشت نہ کر پاتے۔ جیسا کہ اس واقعہ سے عیاں ہے۔ دال بازار کی جامع مسجد میں آپ کچھ دیر خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے یہ مسجد اس وقت محکمہ اوقاف کے انڈر تھی خطیب کی تنخواہ محکمہ اوقاف کی طرف سے آتی تھی۔ حافظ صاحب رحمہ اللہ نے خطابت چھوڑ دی آپ کی جگہ کوئی اور خطابت کرنے لگے محکمہ والوں کو پتہ چلا تو انہوں نے تنخواہ روک لی دوسرے خطیب کو نہ دی حافظ صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے صاف بتا دیا کہ میں وہاں خطابت نہیں کرتا۔

ایک روز صبح صبح شیخ الحدیث والتفسیر مولانا عبداللہ صاحب رحمہ اللہ سرفراز کالونی میں تشریف لائے حافظ صاحب رحمہ اللہ اس وقت سیالکوٹیوں کے مکان میں کرایہ پر رہتے تھے مولانا عبداللہ صاحب کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا دونوں سکوٹر (ویسپا) پر تھے دروازے پر دستک دی دیکھا تو استاد محترم تھے حسب عادت اندر تشریف لانے کا کہا شیخ عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا یہیں بات کرتے ہیں پھر اوقاف کی طرف سے تنخواہ کے حوالے سے بات کی شیخ اور استاد رحمہ اللہ نے ذرا غصے میں فرمایا تم نے یہ کیوں کہا؟ بس پھر کیا تھا حافظ صاحب رحمہ اللہ دھڑام سے نیچے گرے اور بے ہوش ہو گئے مولانا اور وہ ساتھی فوراً واپس چلے آئے۔ استاد محترم کی اتنی سی بھی جھڑک برداشت نہیں کر سکے۔'' [انتخاب: المکرّم نورپوری نمبر ص/۲۵]

التاریخ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

تحریر.....ابوعبدالرحمٰن حاصل پوری

سیدہ ہاجرہ علیہا السلام کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں ۸۶ سال کی عمر میں اسماعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جلد ہی حکم ہوا کہ اسماعیل علیہ السلام اور اس کی والدہ کو فلسطین سے مکہ معظّمہ میں چھوڑ آئیں۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل کی بدولت چشمہ زمزم عطا فرمایا اور اسماعیل علیہ السلام ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ جنت سے قربانی کا جانور عنایت فرمایا، پھر اس سنت کو تا قیامت جاری رکھنے کا حکم دیا۔ جوانی میں سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے مل کر اللہ کے گھر کعبہ کی تعمیر کی۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی پہلی شادی عمالیق کی ایک عورت عمارہ سے ہوئی جس کو آپ نے ابراہیم علیہ السلام کے حکم پر طلاق دے دی۔ پھر دوسری شادی مضاض بن عمرو جرہمی کی بیٹی سلمی سے کی۔ ان سے بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔ ۱۔ نابت ۲۔ قیدار ۳۔ ازبل ۴۔ میشی ۵۔ مسمع ۶۔ ماش ۷۔ دوصا ۸۔ أرر ۹۔ یطور ۱۰۔ نبش ۱۱۔ طیما ۱۲۔ قیذ ما

کتاب پیدائش ، باب ۲۴ فقرہ ۱۳۔۱۵

حجاز کے تمام عرب قبائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دو بیٹوں نابت اور قیدار کی اولاد سے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۳۷ برس کی عمر میں ہوئی اور آپ اپنی والدہ کے قریب حجر مقام پر دفن ہوئے۔

اس مقام پر ہم سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی صفات جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کی ہیں' کا مختصر ذکر کریں گے۔

حلیم نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ﴾. (الصافات: ١٠١)

''تو ہم نے ان کو ایک نرم دل حلیم بیٹے کی خوشخبری دی۔''

حلیم، تحمل، نرم دل اور سوچ سمجھ کر کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ابراہیم کی بھی یہی صفت بیان فرمائی تھی۔ فرمایا:

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾.(التوبہ:١١٤)

''بے شک ابراہیم یقیناً بہت زیادہ گریازاری کرنے والے، بردبار تھے۔''

﴿إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ﴾. (ھود: ٧٥)

''بے شک ابراہیم یقیناً بردبار بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

یعنی باپ بھی حلیم آگے بیٹا بھی حلیم، اسماعیل علیہ السلام کے بعد اسحاق علیہ السلام وہ بھی حلم والے، آگے سیدنا یعقوب اور سیدنا یوسف وہ بھی حلم والے، بردبار اور برداشت کرنے والے تھے۔

وعدے کے سچے نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا﴾. (مریم:٥٤)

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو، وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

وعدے کی پابندی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی خاص صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصا ذکر کی ہے۔ صاحب ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ اسماعیل علیہ السلام سے کسی نے وعدہ کیا کہ آپ ادھر ٹھہریں میں آتا ہوں آپ ایک دن اور رات اسی جگہ پر ٹھہرے رہے اس آدمی کو یاد آیا تو وہ دوڑا ہوا آیا اور آ

کر کہا آپ کل کے ادھر ہی کھڑے ہیں سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کہا جب وعدہ ہو چکا تھا پھر میں کیسے چلا جاتا۔اس آدمی نے تب معذرت کی۔ تفسیر ابن کثیر ۳/ ۳۷۳۔

رسول اور نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ . (مریم:٥٤)

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

رسول صاحب شریعت اور صاحب کتاب کو کہتے ہیں اور نبی جس شخص پر صرف وحی نازل ہوتی ہو اور وہ پہلے نبی کی شریعت اور کتاب پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہو البتہ رسول اور نبی دونوں لفظ مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو نبی اور رسول دونوں صفتیں عطا فرمائی جبکہ ان کے بھائی اسحاق علیہ السلام کو صرف نبی والی صفت عنایت فرمائی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِيْنَ ، وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰى اِسْحَاقَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ﴾

''اور ہم نے ان کو اسحٰق کی بشارت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے) اور ہم نے ان پر اور اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل کی تھیں اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پر صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں۔''(الصافات: ۱۱۲۔۱۱۳)

نماز وزکوۃ کے پابند نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ز اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ، وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ .

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و برگزیدہ) تھے۔''(مریم:٥٤)

نماز ہر نبی پر فرض رہی ہے البتہ ہر کی تعداد، کیفیت، اور نوعیت میں فرق رہا ہے۔

سیدنا اسماعیل علیہ السلام خود بھی نماز کے پابند تھے اور ان کے گھر والے بھی، بلکہ آپ ذرا پیچھے جائیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسماعیل کو اور ان کی والدہ ہاجرہ کو جب سیدنا ابراہیم مکہ میں چھوڑ کر واپس فلسطین جانے لگے تھے تو انھوں نے دعا بھی یہی کی تھی کہ اے اللہ میں ان کو یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں تاکہ یہ نماز پڑھیں اور ساتھ تیرا گھر کعبہ موجود ہے اس کی آبادی کا سبب بنیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ﴾ . (إبراهيم:٣٧)

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔''

نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم فرمایا تھا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ . (طه:١٣٢)

''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرو اور اس پر قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ

تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) انجام (اہلِ) تقویٰ کا ہے۔''

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچانے کے لیے انھیں نصیحت کرو، ڈراؤ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾. (التحریم:٦)

''مومنو! اپنے آپ کو اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

اللہ کا پسندیدہ نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾.

''اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (وبرگزیدہ) تھے۔''(مریم:٥٥)

اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اولاد ابراہیم سے پسند فرمایا جیسا کہ صحیح مسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ».

''اولاد ابراہیم میں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو پسند فرمایا اور اس سے کنانہ کو پھر اس سے قریش کو اور پھر اس سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔''

صحيح مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبی . . :٢٢٧٦،

نیز آپ کو خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے چنا اور پسند کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا۔ اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کو یاد کرو وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔'' (ص: ٤٥۔٤٨)

نیکوکار نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ، وَ اَدْخَلْنٰھُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّھُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ . (الأنبیاء:٨٥، ٨٦)

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا خاندان جس کی راہنمائی وحی سے ہوتی تھی، جس کی عبادت کائنات کے لیے نمونہ بنتی تھی، جس کی عادات کو اللہ نے قرآن مجید بنا کر محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائیں وہ گھرانہ جس پر اللہ خوش ہو گیا اس گھرانے سے زیادہ کوئی اور نیک اور صالح ہو سکتا ہے۔

صابر نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ، وَ اَدْخَلْنٰھُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّھُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ . (الأنبیاء:٨٥، ٨٦)

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

مذکورہ آیت میں تین نبیوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت بیان فرمائی کہ یہ سب

صابر اور نیکوکار تھے۔ اسماعیل کے صبر کی مثال تو شاید کائنات میں کوئی دے ہی نہیں سکتا کہ باپ نے آ کر خبر دی کہ مجھے خواب آئی ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اور یہ اللہ کا حکم ہے تو بیٹا فورا کہنے لگا آہ مجھے ذبح کریں میں صبر کروں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ، فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ ، قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا . . .﴾ . (الصافات: ۱۰۲۔۱۱۱)

''جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ابا جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیے گا۔ جب دونوں نے حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم کا (ذکرِ خیر باقی) چھوڑ دیا۔ کہ ابراہیم پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔''

اسماعیل نے نہ صرف صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ فرمانبردار بیٹے کی بھی مثال ایسی پیش کر دی کہ کسی بیٹے نے اس قدر باپ کے حکم کی تعمیل نہ کی ہوگی اسی لیے علامہ اقبال نے یہ کہا تھا:

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

السیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکتوبر 665ء رحلت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

انتخاب.....میاں شہباز شاکر

اکتوبر ۶۶۵ء ۴۱ ہجری ماہ رمضان میں صاحبزادی سیدہ حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا قضائے الٰہی سے وفات پا کر اپنے اللہ کو جا ملیں' آیئے اکتوبر کے مہینے میں ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کرتے ہیں۔

جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور لختِ جگر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' انکی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا' آپ کے والدین کا سلسلہ نسب کعب بن لوی پر آ کر آپس میں مل جاتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی دونوں خاوندوں سے کوئی اولاد نہ تھی۔

جب حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند خنیس بن حذیفہ سہمی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی نوجوان بیٹی کے اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہونے پر دلی دکھ ہوا۔ جب بھی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوتے تو طبیعت میں شدید انقباض محسوس کرتے اور جب اپنی بیٹی کو غمگین دیکھتے تو اداس ہو جاتے۔ طویل غور و فکر کے بعد انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کی شادی کر دی جائے تا کہ اسکا غم قدرے ہلکا ہو سکے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شادی کی پیشکش کی۔ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو پیشکش کی انھوں نے کہا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دونوں کی بے رخی سے دلی صدمہ ہوا اور غصہ آیا اور اس صورت حال کو دیکھ کر کبیدہ خاطر ہوئے اور اس شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

((يَتَزَوَّجُ حَفْصَةَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُثْمَانَ وَيَتَزَوَّجُ عُثْمَانُ مَنْ هِيَ خَيْرٌ مِنْ حَفْصَةَ))

''حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ شادی کرے گا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان اس سے شادی کرے گا جو

حفصہ سے بہتر ہے۔''

فتح الباری(۹/ ۱۵۲، ۱۵۳)طبقات ابن سعد(۸/ ۸۲)

پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے رشتہ طے کرلیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کردی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شادی اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم سے کردی۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ غزوہ احد سے پہلے ۳ ہجری میں شادی کی اور انھیں چار سو درہم مہر دیا۔

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم ﷺ سے کردی تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: عمر! آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رازدانہ بات کی تھی۔ جب آپ نے مجھے شادی کی پیشکش کی تو میں نے اس لیے خاموشی اختیار کی کہ کہیں یہ راز فشانہ ہوجائے، اگر آپ ﷺ اس سے شادی نہ کرتے تو میں اس سے شادی کرلیتا۔

فتح الباری(۹/ ۱۵۶)

صاحب علم اور عقل و دانست والی خاتون حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ۶۰ حدیثیں منقول ہیں جو انہوں نے آنحضرت ﷺ اور حضرت عمرؓ سے سنی تھیں۔ زرقانی(۳/ ۲۷۱)

۴۱ ہجری کو ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے محسوس کیا کہ اب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا وقت قریب آگیا۔ ۴۱ ہجری ماہ رمضان کے ابھی چند ہی گزرے تھے کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا قضائے الٰہی سے وفات پاکر اپنے اللہ کو جاملیں۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا' مروان نے جو اس وقت مدینہ کا گورنر تھا' نماز جنازہ پڑھائی اور کچھ دور تک جنازہ کو کندھا دیا' اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنازہ کو لے کر قبر تک لے گئے' ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور لڑکوں عاصم' سالم' عبداللہ' حمزہ نے قبر میں اتارا۔

طبقات ابن سعد(۸/ ۸۶) وحیاۃ الصحابۃ(۱/ ۴۷۶)

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

آپ کا اعتماد
ہمارا عزم
بن اسحاق
ٹریول اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
حج و عمرہ کا با اعتماد ادارہ
بہترین عمرہ پیکج
سستے ترین ٹکٹ
ویزہ پروٹیکٹ
وزٹ ویزہ
عمرہ سہولت سکیم
2000 ماہانہ میں بذریعہ قرعہ اندازی
عمرہ کی سعادت حاصل کریں۔
ابوھریرہ محمد عاشق مقبول نمبردار 0300-4241202, 0332-2441202, 063-2441202
وہاب پلازہ فورٹ عباس روڈ ڈاھرانوالہ

خواتینِ اسلام کے لئے 40 نصیحتیں

اس کتاب میں

تالیف
فضیلۃ الشیخ
محمد عظیم حاصلپوری

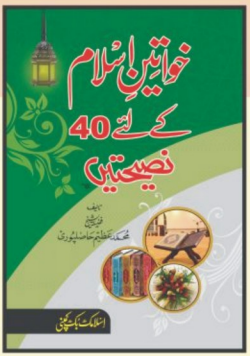

مسلمان خواتین کے لیے اس کتاب میں بڑے مخلصانہ انداز میں 40 نصیحتیں درج کی گئی ہیں، جس میں عقائد، اخلاقیات وعبادات، ازدواجی اور گھریلو زندگی گزارنے کے لیے اسلامی تعلیمات کو آسان اور عام فہم پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ یقیناً خواتین اسے عمر کے ہر حصہ میں اپنے لیے راہنما کتاب پائیں گی۔

ملنے کا پتہ

اسلامک بک کارنر
فیصل آباد 0321-6607308 - 041-2647308

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی حاصل پور ضلع بہاولپور
0301-6131916 - 0313-2501221